مولانا شیخ محمد عادل ربانی

ایک مضبوط مؤمن بہتر ہے

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

یہ دونوں مبارک (جشن کے) دن، جمعہ اور عید الاضحیٰ مبارک ہوں۔ اللہ ﷻ انہیں ہمیشہ قائم رکھیں۔ ہمیں ہمیشہ یہ خوبصورت دن نصیب فرمائے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ ہمارے پاک رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک حدیث شریف میں جو ہم خطبہ میں پڑھتے ہیں:

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ

”ایک مومن جو مضبوط (طاقتور) ہو، وہ کمزور مومن سے بہتر اور وہ اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔“ جو ایمان والا ہے، جو مضبوط اور اچھا ہے، وہی ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو۔ جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے، وہ اللہ ﷻ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ وہ بہتر انسان ہے۔ کیونکہ جب کوئی مضبوط ہوتا ہے اور لوگوں کی مدد کرتا ہے، ان پر سے برائی دور کرتا ہے، تو اسے یہ کرنا چاہیے۔ یہ ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں، ان کے لیے فضیلت ہے، یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ ﷻ کو محبوب ہیں۔ اسی لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ اگر آپ جسمانی طور پر نہیں کر سکتے، اگر آپ اپنے جسم سے مدد نہیں کر سکتے، تو جتنا ہو سکے اتنا کریں۔ کمزوروں کی مدد کرنا، غریبوں کی مدد کرنا — مدد کے بہت سے طریقے ہیں۔ یہ صرف ایک ہی طرح کی مدد نہیں ہے۔ لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جتنا ہو سکے بہتر بنائیں۔ اگر ان کے پاس مواقع ہوں، تو انہیں ان مواقع کا جائزہ لینا چاہیے۔ یہ حدیث شریف آگے فرماتی ہے: ”انہیں بہتری (اچھائی) کی طلب کرنی چاہیے۔“ ہمارے پاک رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ زیادہ بہتری کی طلب کریں۔ اسی لیے ایک مضبوط مومن کو چاہیے کہ جب بھی طاقت بڑھانے کے مواقع پیدا ہوں، ان کا جائزہ لے، ایسا ہمارے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

اور پھر جب آپ کچھ کرتے ہیں تو ”کاش“ نہ کہیں، ہمارے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جو اللہ ﷻ نے چاہا وہ ہو چکا۔ ”کاش اگر“ سے ہم کچھ بھی نہیں بدل سکتے۔ اب یہ گزر چکا ہے۔ اسے چھوڑ دیں اور آگے کا دیکھیں۔ غم میں پیچھے مڑ کے نہ دیکھیں اور پریشانی میں نہ مبتلا رہیں۔ وہ گزر چکا۔ جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے چاہا وہ ہو چکا۔ یہ اللہ ﷻ کی تقدیر ہے۔ اس پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ اس سے سبق لیں۔ ورنہ آپ افسوس کرتے رہیں گے اور ”کاش اگر“ کہتے رہیں گے۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ”کاش اگر“ شیطان کا دروازہ ہے۔ شیطان لوگوں پر یہ ڈالتا ہے کہ کہیں ”کاش اگر میں ایسا کرتا۔ کاش اگر میں وہ لیتا، کاش اگر میں وہاں جاتا۔ کاش اگر میں یہاں آتا۔ کاش اگر میں یہ کرتا۔“ ہمارے پاک رسول اللہ ﷺ کا ہر لفظ قیمتی ہے اور لوگوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ اور یہ لوگوں میں بہت بڑی بات ہے۔ ہر کوئی ”کاش اگر“ کہتا ہے۔ کبھی

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

کبھی وہ اس میں حد سے گزر جاتے ہیں۔ لہٰذا، لوگوں کو، پریشان نہ ہوں اور دماغ کا توازن نہ کھوئیں، اسی لیے آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ایسا نہ کریں۔ شیطان آپ کے لیے بھلائی نہیں چاہتا۔ وہ آپ کے لیے برائی چاہتا ہے۔ اور یہ شیطان کے دروازوں میں سے ایک ہے۔ لہٰذا، ایسے کرنے سے ہوشیار رہیں۔
آیتِ کریمہ فرماتی ہے:

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ

”اِس لیے اللہ پر توکل کریں؛ بے شک آپ واضح اور سچی راہ (حق) پر ہیں۔“ (قرآن ۲۷:۷۹) اللہ ﷻ پر توکل کریں، آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا ہے۔ آپ سیدھی راہ پر ہیں، واضح اور سچی راہ پر۔ دوسری چیزوں کے لیے پریشان نہ ہوں۔ ہمارے پاک رسول اللہ ﷺ کے ان خوبصورت الفاظ پر غور کریں۔ آپ ﷺ کی اطاعت کریں۔ آپ کامیاب اور خوش رہیں گے۔ آپ دنیا اور آخرت میں خوش رہیں گے۔ اللہ ﷻ اسے ہم سب کو عطا فرمائے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۹ مئی ۲۰۲٦ / ۱۲ ذو الحجہ ۱٤٤۷
لفکے، قبرص

www.mawlanasultan.org